بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم پنجشنبہ * ۷ر ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۲۸ر وفا ۱۳۳۴ھش * ۲۸ر جولائی ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۷ر جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ ہوائی ڈاک مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

لنڈن ۲۰ر جولائی ۱۹۵۵ء۔ حضور اقدس نے فرمایا ”دو روز ہوئے۔ کہ جگر کی خرابی کی وجہ سے دوران سر کا شدید دورہ ہوا۔ متلی اور قے کی بھی شکایت پیدا ہوئی۔ لیکن اب خدا کے فضل سے طبیعت بہتر ہو رہی ہے“۔

احباب حضور اقدس کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری

لنڈن میں دنیا کے مختلف حصوں سے تشریف لانیوالے مبلغین اسلام کے اعزاز میں دعوت عشائیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی دعوت میں رونق افروز ہوئے۔

ربوہ ۲۷ر جولائی۔ مکرم مولود احمد خانصاحب بی اے امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ برقیہ اطلاع دیتے ہیں۔

”لنڈن ۲۶ر جولائی (ایک بجکر ۱۹ منٹ شب) دنیا بھر کے مبلغین اسلام کی کانفرنس میں شریک ہونے والے نمائندگان کے اعزاز میں احمدیہ مسجد لنڈن کے امام کی طرف سے لنڈن مشن ہاؤس میں ایک الوداعی دعوت عشائیہ دی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی اپنی تشریف آوری سے دعوت کو رونق بخشی۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور قریشی عبدالرشید صاحب کے علاوہ مقامی جماعت کے بعض احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دعوت کے اختتام پر دعا فرمائی۔

مولود احمد خان امام مسجد لنڈن“

عید الاضحیٰ ۳۱ر جولائی بروز اتوار ہوگی

جماعتوں کی آگاہی کے لئے ضروری اعلان

جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رویت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق ۳۱ر ۵۵ء کو عید ہوگی۔ احباب کرام مطلع رہیں (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

مشرقی پاکستان کے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا

صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر سرکار کا اعلان

ڈھاکہ ۲۷ر جولائی۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے صوبہ کے سیاسی مجرمین کی عام معافی کا اعلان کیا ہے۔

مسٹر سرکار نے صوبائی کابینہ کے ایک اجلاس کے بعد اس فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا اس وقت صوبہ کے مختلف مقامات پر جن اشخاص پر سیاسی الزامات ہیں قانون یا پولیس کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔ ان سب کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ یہ کارروائی متحدہ محاذ کے منشور کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں کی گئی ہے۔

صوبائی چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس ختم ہو گئی

کراچی ۲۷ر جولائی۔ صوبائی چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس کل یہاں ختم ہو گئی۔ کانفرنس میں ایک یونٹ میں مختلف انتظامی

عالمی کانفرنسوں میں تمام ممالک کے مفادات کو مدنظر رکھنا چاہیئے (کمیونسٹ لیڈر)

ماسکو ۲۷ر جولائی۔ روس کی کیمونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری نے یہ امید ظاہر کی ہے۔ کہ اکتوبر میں چاروں بڑی طاقتوں کے وزراء خارجہ کی جو کانفرنس ہوگی اس میں مستقل عالمی امن قائم کرنے اور باہمی اختلافات کو دور کرنے میں مزید کامیابی حاصل ہوگی۔

کیمونسٹ راہنما نے اپنے بیان میں اس امر پر زور دیا کہ اس قسم کی عالمی کانفرنسوں میں تمام ممالک کے مفادات کا خیال رکھنا از بس ضروری ہے

” سرحدوں کے رد و بدل کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔

ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ مسلمان جمعہ کو فریضۂ حج ادا کریں گے

بھارت سے اس سال نسبتاً کم مسلمان حج کے لئے آئے ہیں

کراچی ۲۷ر جولائی۔ ریڈیو پاکستان کے خصوصی نمائندہ نے مکہ معظمہ سے اطلاع دی ہے کہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ مسلمان جمعہ کے دن فریضۂ حج ادا کریں گے۔ اس تعداد میں سعودی عرب کے عازمین حج شامل نہیں ہیں اس سال چونکہ حج جمعہ کے دن ہو رہا ہے۔ اسلئے یہ حج اکبر ہوگا۔

مزید معلوم ہے کہ اس سال بھارت سے گذشتہ سال کی نسبتاً بہت کم مسلمان حج کے لئے آئے ہیں۔ ان بھارتی مسلمانوں میں وہ وفد بھی شامل ہے۔ جو حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی قیادت میں سرکاری خرچ پر بھارت کے حق میں اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ اس کا پراپیگنڈا مؤثر ثابت نہیں ہوا

امریکہ کمیونسٹ چین کا کوئی ایسا مطالبہ تسلیم نہ کریگا جو فارموسا پر اثر انداز ہو (ڈلس)

واشنگٹن ۲۷ر جولائی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے ایک بیان میں بتایا کہ امریکہ نے کمیونسٹ چین کے ساتھ گفت و شنید شروع کرنے پر کیوں آمادگی کا اظہار کیا ہے۔

مسٹر ڈلس نے بتایا کمیونسٹ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے بنڈونگ کانفرنس کے موقع پر امریکہ سے براہ راست گفتگو کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا تھا۔ ایک بیان میں نے فارموسا میں کوئی جارحانہ کارروائی بھی نہیں کی اور عالمی کشیدگی کو کم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے

مسٹر ڈلس نے واضح کیا۔ کہ چین سے گفتگو کے دوران میں امریکہ کسی ایسے ” ” سمجھوتے پر تیار نہیں ہوگا۔ جس سے فارموسا کی حکومت کے حقوق پر اثر پڑے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۵۵ء

"یہ پیر اور یہ پیرو"

(۳)

کل ہم نے نیچریت کے اثر کے متعلق لکھا تھا کہ کس طرح بعض مسلمان اس سے متاثر ہوئے۔ اور یہ اثر ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ آجکل مولانا مودودی صاحب جو تحریک اسلامی چلا رہے ہیں۔ وہ بھی زیادہ سے زیادہ اسلام کے صرف قشر اور خول تک ہی محدود ہے۔ اور اسلام کی حقیقی روح تعلق باللہ کی حقیقت سے نا آشنا ہے۔ اور مولانا مودودی صاحب اگر الہام اور کشوف کا مجبوراً اقرار بھی کرتے ہیں۔ تو ٹالنے کے لئے ورنہ ان کی تصانیف کے مطالعہ سے یہی واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ تعلق باللہ کو کوئی ٹھوس حقیقت نہیں سمجھتے۔ اور نہ اسکو اپنے سیاسی اسلام کے چوکھٹا کے لئے فٹ خیال کرتے ہیں۔ وہ اسلامی قانون کو محض اسی طرح کا ایک "ازم" سمجھتے ہیں جس طرح کہ دوسری لادینی اور مادہ پرستانہ تحریکیں یورپ میں اس وقت کام کر رہی ہیں اگر مودودی صاحب ان لادینی تحریکوں میں سے کسی کو اپنی جولانگاہ بنا لیتے۔ تو ان کی جدوجہد میں کوئی فرق نہ پڑتا؟

یہ درست ہے کہ بظاہر وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں اور بظاہر معاد پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور دوسری لادینی تحریکوں سے اسلام کا امتیاز انہیں باتوں سے کرتے ہیں۔ لیکن ان کا ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد زیادہ سے زیادہ ویسا ہی ہے جیسا کہ ان مغربی لوگوں کا جو کسی روحانی تجربہ اور مشاہدہ کے قطعاً قائل نہیں۔ اور جو طبعیات کے حدود سے آگے نہیں جانا چاہتے۔ دوسرے لفظوں میں وہ ان باتوں پر محض رسمی طور پر ایمان رکھتے ہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ ان کا ایمان اتنی ہی حیثیت رکھتا ہے۔ جتنا کہ ان فلاسفر کا ایمان ہوتا ہے۔ جو قدرت کا یہ پُر حکمت کارخانہ دیکھ کر اسکے بنانے والے کا انکار نہیں کر سکتے۔

اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ انہیں کبھی کوئی ذاتی روحانی تجربہ نہیں ہوا۔ اور انہوں نے خود کبھی قرآن کریم کے بتلائے ہوئے طریقوں کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل نہیں کیا۔ اس لئے وہ مجددین حتی کہ الامام المھدی کی بعثت کو بھی تشریعی نہیں بلکہ تکوینی سمجھتے ہیں۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ اب اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے کسی بشر کو تبلیغ اسلام کے لئے بھی کھڑا نہیں کرتا۔ بلکہ جو لوگ تجدید و احیائے دین کے لئے پہلے کھڑے ہوتے ہیں یا آئندہ کھڑے ہوں گے۔ وہ محض تکوینی قانون کے مطابق اپنے آپ کھڑے ہوتے ہیں۔ یا ہوں گے۔ اسی طرح جس طرح لادینی تحریکیں کے چلانے والے ائمۃ الکفر تکوینی قانون کے مطابق کھڑے ہوتے ہیں۔

الغرض مودودی صاحب کے نظریہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کلام کرنا یا انہیں براہ راست مخاطب کرنا اب بالکل بند کر دیا ہے۔ اب کوئی بشیر اصلاح و تجدید دین کے لئے بھی اس کی براہ راست دخل اندازی سے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

یعنے ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس کے صرف یہ معنے ہیں کہ قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کے سامان اس نے تکوینی قانون کے مطابق کر دیئے ہیں۔ اور بس لوگ خود ہی تکوینی قانون کے مطابق اس کو پڑھیں۔ اور اسکے احکام پر عمل کریں اور جو معلم قرآن کریم سکھانے کے لئے اٹھیں وہ وہی ہوں۔ جنہوں نے خود ہی قانون تکوینی کے مطابق قرآن کے مطالب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو سمجھا ہو۔ اب ہمارا قرآن کے سمجھنے سمجھانے سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ کوئی ان کی غلط توجیہات کرتا ہے یا صحیح وہ مجاز ہے۔ آپ کے نزدیک حدیث مجدد کے صرف یہ معنے ہیں۔ کہ جو آدمی اصلاح کے لئے کھڑا ہو اور اسلام کی تقویت کے لئے یا اس کے افہام و تفہیم کے لئے اپنے تکوینی غور و فکر سے کوئی کام کرے وہ مجدد کہلا سکتا ہے۔

ہم نے یہ باتیں اپنی طرف سے ناحق مودودی صاحب سے منسوب نہیں کیں۔ بلکہ انہوں نے ان مسائل پر اپنا نقطہ نظر بار بار واضح کیا ہے۔ ذیل میں ہم صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔

"ہمارے پاس کوئی ذریعہ ایسا نہیں جس سے ہم یقین کے ساتھ یہ کہہ سکیں کہ فلاں شخص مجدد تھا۔ اور فلاں شخص نہ تھا۔ یہ تو ایک شخص کے کام کو دیکھ کر بعد کے لوگ یا خود اس کے ہم عصر لوگ یہ رائے قائم کرتے رہے ہیں کہ وہ مجدد تھا یا نہ تھا ...... تجدید کسی دینی منصب کا نام نہیں ہے۔ جس پر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے باضابطہ شرعی مامور ہوتا ہو۔ اور اسکو مجدد ماننے یا نہ ماننے سے کسی شخص کے عقیدۂ دینی پر کوئی اچھا یا برا اثر پڑتا ہو۔ یہ تو ایک لقب ہے۔ جو کسی آدمی کو اس کے کارنامے کے لحاظ سے دیا جاتا ہے ہمارے علم میں جس شخص نے بھی دین کو از سر نو تازہ کرنے کی کوئی خدمت انجام دی ہو۔ ہم اسے مجدد کہہ سکتے ہیں۔ اور دوسرے شخص کی رائے میں اگر اس کا کارنامہ اس مرتبے کا نہ ہو۔ تو وہ اسے اس لقب کا مستحق ٹھہرانے سے انکار کر سکتا ہے۔ نادان لوگوں نے اس مسئلے کو خواہ مخواہ اہم بنا دیا ہے۔ نبی صلعم نے جو خبر دی تھی۔ وہ صرف یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو مٹنے نہیں دے گا۔ بلکہ ہر صدی کے سرے پر ایسے شخص یا اشخاص کو اٹھاتا رہے گا۔ جو اس کے دھندلے ہوتے ہوئے آثار کو پھر سے تازہ کر دے گا یا کر دیں گے۔ حدیث میں "من" کا لفظ عربیت کے لحاظ سے اس بات کا متقاضی نہیں ہے۔ کہ ضرور وہ کوئی ایک ہی شخص ہو۔ اس کا اطلاق متعدد اشخاص پر بھی ہو سکتا ہے۔ اور حدیث میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے۔ جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکے۔ کہ مجدد کو اپنے مجدد ہونے کا شعور بھی ہونا چاہیئے۔ یا کہ لوگوں کے لئے مجدد کا پہچاننا بھی ضروری ہے ....

زمانے کے بعض بزرگوں نے بلاشبہ اپنے متعلق کشف و الہام کے طریقے سے یہ خبر دی ہے کہ وہ اپنے دور کے مجدد ہیں۔ لیکن انہوں نے اس معنے میں کوئی دعوے نہیں کیا۔ کہ ان کو مجدد تسلیم کرنا لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ اور جو ان کو نہ مانے وہ گمراہ ہے۔ دعوے کر کے اس کو ماننے کی دعوت دینا اور اسے منوانے کی کوشش کرنا سرے سے کسی مجدد کا منصب ہی نہیں ہے۔ جو شخص یہ حرکت کرتا ہے۔ وہ خود اپنے اس فعل ہی سے یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ فی الواقعہ مجدد نہیں ہے۔" (ترجمان القرآن ص ۲۶-۲۵)

ظاہر ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کو بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق کا حق نہیں دیتا۔ اس کو خود اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کیسے تحریک ہو سکتی ہے۔ وہ تو قرآن کریم کی آیات ادعونی استجب لکم اور واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون (بقرہ ع ۲۳)

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت ع ۷)

اور احادیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ اور لم یبق من النبوۃ الا المبشرات اور الرؤیا الصالحۃ ستۃ واربعون جزء من النبوۃ۔ کی تکوینی تاویل ہی کرے گا۔

ایسا شخص نہ معجزات کو مان سکتا ہے اور نہ کرامات کو اور یہی پہلا قدم ہے۔ جو عموماً الحاد کی طرف اٹھا کرتا ہے۔ اور آخر میں انسان صرف مادہ پرست بن کر رہ جاتا ہے

(باقی)

قافلہ قادیان سنہ ۱۹۵۵ء کے متعلق ایک ضروری اعلان

از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم ۔ اے

جو دوست آئندہ قافلہ قادیان جانا چاہیں۔ اور ان کے پاسپورٹ پہلے بنے ہوئے نہ ہوں۔ وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع سے پاسپورٹ کی درخواست دے کر پاسپورٹ حاصل کر لیں۔ کیونکہ اس میں کافی وقت لگتا ہے۔ نئے قواعد کے ماتحت اپنے اضلاع سے پاسپورٹ لینا ضروری ہو گیا ہے۔ پھر جب پاسپورٹ مل جائے تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ یہ خیال رہے کہ پاسپورٹ کے حصول کے لئے کافی لگتا ہے۔ اور خاص تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔

مرزا عزیز احمد ایم ۔ اے
انچارج حفاظت مرکز ربوہ

تقریب رخصتانہ و دعوت ولیمہ

ربوہ ۲۷ جولائی۔ کل مکرم میاں عبد الرحیم صاحب درویش قادیان نے اپنے بیٹے عبد المجید صاحب کی دعوت ولیمہ دی جس میں بہت سے احباب و بزرگان سلسلہ نے شرکت فرمائی۔

عبد المجید صاحب کی شادی منصورہ بیگم صاحبہ بنت منشی سبحان علی صاحب کاتب الفضل کے ساتھ ہوئی ہے مورخہ ۲۵ جولائی کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ تعلق سلسلہ اور جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

اسلامی اصولوں کو اپنانے کی اہمیت

اور

جماعت احمدیہ کی مساعی

از محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے آف تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ہماری جماعت کے ایک نوجوان مبلغ چوہدری غلام یٰسین صاحب نے ایک روز ایک مجلس میں بیان کیا۔ کہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کے راستہ میں انہیں ایک یہ روک بھی پیش آتی ہے۔ کہ امریکن قوم جو خود بھی ترقی یافتہ اور ترقی پسند ہے۔ ہم سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اسلام کا نظریہ اور اسلامی تعلیم یوں تو معقول معلوم ہوتی ہے لیکن آخر ہمیں کوئی قوم اور کوئی ملک تو ایسا بتلاؤ جو اسلامی اصولوں پر کاربند ہو کر غیر اسلامی ممالک کی نسبت کامیاب نظام قائم کر چکا ہو۔ تاکہ ہم (امریکہ والے) بھی اس کی مثال سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور چونکہ کم و بیش تمام اسلامی ممالک مثالی معاشرہ پیش نہیں کرتے۔ یعنی ایسا نظام اور اس کا عملی نمونہ جو غیر اسلامی ممالک کو متاثر کر سکے اس لئے چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ اس سوال کا ہم کوئی مسکت اور حقیقی جواب نہیں دے سکتے۔ سوائے اس کے کہ ہم یہاں کہیں کہ اسلامی نظریات اور اصولوں پر کاربند ہو کر اس کو مثالی اسلامی ملک بنانے کی غرض سے ہی مسلمانوں نے پاکستان کا مطالبہ کیا تھا۔ اور اب ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی نظریات کا حامل بنانے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ . . . .

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اپنی اسی نیک نیتی اور ارادہ اور ان مشکلات کا اظہار کر کے جو سر دست ملک کو صحیح طور پر اسلامی بنانے اور اسلامی ماحول پیدا کرنے کے راستہ میں حائل ہیں۔ ہم عارضی طور پر تو غیر مسلم اقوام کے مطالبہ کو ٹال سکتے ہیں۔ لیکن ہم بحیثیت مسلمان اس امر کو محسوس ضرور کرتے ہیں۔ کہ ایک مثالی ملک کا موجود نہ ہونا جس کے اصولوں کی برتری اور تفوق کو اپنے اور بیگانے سبھی تسلیم کرنے پر مجبور ہوں۔ ایک ایسا خلا اور ایسی کمی ہے۔ جس کو پُر کرنا اور پورا کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ اسلام شراب۔ جوا۔ سود۔ لہو و لعب اور بے جا اور فضول خرچی کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن مغربیت ہم پر اس قدر سختی سے مسلط ہے۔ کہ ہم پاکستان میں اپنی بود و باش اور طرز زندگی یکسر بدل نہیں سکتے۔ پھر

اگر ٹھنڈے دل اور دیانت داری سے غور کیا جائے۔ تو حکومت کے لئے بھی جس پر ہم میں سے بعض بدنام کرنے کی خاطر اور اپنی چمڑی بچانے کے لئے اسلامی دستور رائج نہ کر سکنے کا الزام عائد کرتے ہیں بعض ایسی ناقابل حل مشکلات ہیں۔ جن پر عبور حاصل کرنے سے پہلے ہمارا معاشرہ اور نظام تبدیل نہیں ہو سکتا۔ بین الاقوامی لین دین اپنے ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرمایہ کی ضرورت اور اس کا فراہم کرنا اور اسی قسم کی بعض ایسی مشکلات ہیں گی جن کے ہوتے ہوئے باوجود اسلامی طرز زندگی اختیار کرنے کی خواہش اور ارادہ کے ہماری حکومت کو بھی مالی معاملات میں اسلامی دستور کے اطلاق کو عارضی طور پر ملتوی کرنا پڑا۔ حکومت ان چند افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ جن کو ہم چن کر مسند پر بٹھاتے ہیں۔ وہ ہم میں سے ہمارے ہی پروگرام پر عمل کرنے کروانے کے کام پر مامور ہوتے ہیں۔ اس پر ناجائز نکتہ چینی کرنے والے دو طبقے ہیں۔ ایک تو وہ لوگ جو عوام کو سبز باغ دکھلا کر ہر اس چیز کو پاکستان اور پاکستانیوں کے لئے زندگی موت کا سوال بنا کر پیش کرتے ہیں۔ جس پر نوزائیدہ اور نسبتاً غریب مملکت ہونے کی وجہ سے باوجود نیک نیتی کے حکومت عمل نہیں کر سکتی یہ لوگ مذہب کے نام پر سیاست کا کھیل کھیلتے ہیں۔ اور ان کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ حکومت پر قبضہ کریں یہ لوگ رجعت پسند ہیں۔ اور اگرچہ نام تو ان کا "اسلامی" ہے۔ لیکن ان کا اسلام کے متعلق نظریہ اس مہذب اور ترقی پسند دور میں اسلام کو بدنام کرنے والا ہے۔ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ اسلام مذہب کے معاملہ میں کسی قسم کا تشدد استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن یہ لوگ ایسا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے غیر مسلموں کا یہ بے بنیاد اور ظالمانہ اعتراض کہ اسلام نعوذ باللہ تلوار کے زور سے پھیلا صحیح اور درست ثابت ہو۔ حکومت پر تنقید۔ تعمیری نہیں تخریبی۔ کرنے والا دوسرا طبقہ وہ ہے۔ جو کسی وقت حکومت میں شامل رہا۔ اور اب حکومت سے باہر ہے جب تک یہ لوگ برسراقتدار رہے۔ وہ حکومت کی مشترکہ اور متفقہ پالیسی کو چلاتے رہے۔ اور انہیں حکومت میں کوئی ایسا نقص نظر نہ آیا۔ جو ہماری حکومت کو بدنام کرنے والا ہو۔ حکومت کو غیر جمہوری یا آمرانہ بنانے والا ہو۔ لیکن جونہی نیت میں فتور آنے کی وجہ سے یہ لوگ حکومت سے نکلے یا نکالے گئے۔ ان پر یک لخت یہ انکشاف ہونے لگا۔ کہ ہماری حکومت درحقیقت عوام کی نمائندہ حکومت نہیں ایسے لوگ اصول پرست نہیں۔ بلکہ نفس پرست ہیں۔

اسلامی دستور اور اسلامی شریعت کا قیام کون نہیں چاہتا۔ اور جماعت احمدیہ جو ایک خالص مذہبی اور تبلیغی جماعت ہے اس کی تو خود اپنی تبلیغ کے راستہ میں جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا۔ اسلامی قانون کا رائج نہ ہونا ایک بہت بھاری روک ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ انقلاب کی بجائے تدریجی ترقی کی قائل ہے۔ ہم ایک قائم شدہ قانونی حکومت سے بغاوت کرنا غیر اسلامی فعل سمجھتے ہیں۔ اپنی رائج الوقت حکومت کی مشکلات کو محسوس کرتے ہیں۔ جیسے ہر قسم کے خیالات اور ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے خیالات کا احساس کر کے بنیادی اصولوں پر اسلامی دستور کی بنیادوں کو اٹھانا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تو بھلا تعداد ہی نسبتاً بہت قلیل ہے۔ معروف سنی اور شیعہ فرقوں کے اختلافات ہی اس قدر اہم ہیں۔ کہ مسلّم الفریقین اور مشترک عقائد پیش کرنا ایک بہت بڑا اہم مرحلہ ہے۔ یوں سمجھئے کہ اسکولوں میں دینیات کی تعلیم کا رائج ہونا کس قدر ضروری بات ہے۔ لیکن ہم ابھی تک ایسا نصاب بھی نہیں بنا سکے۔ جو شیعہ اور سنیوں کے لئے مشترک اور متفق علیہ ہو۔ کبھی ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہر دو فرقوں کے لئے نصاب علیحدہ علیحدہ ہو اور کبھی ہم ایسا نصاب تجویز کرتے ہیں۔ جس کے بعض مضمون کی پابندی سے کسی ایک فرقہ کو آزاد کر دیا جائے۔ جماعت احمدیہ کا مسلک بھی اہلسنت کا ہے۔ سوائے بعض الفاظ اور اصطلاحات کے معانی میں اختلاف کے۔ لیکن وہ ایسے معاملات میں زیادہ رواداری اور وسعت قلبی سے کام لیتی ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اسلام کے صرف چند موٹے موٹے اصول ہیں جن پر سنی شیعہ سب کا اتفاق ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ مزید برآں جماعت احمدیہ یہ سمجھتی ہے۔ کہ اسلام اور اسلامی احکام اور شریعت پر عمل کرنا اور اسے رائج کرنا عوام کے اپنے بس کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کا حکم دیا ہے نماز ادا کرنا۔ روزہ رکھنا۔ حسب استطاعت حج کرنا اور زکوٰۃ دینا ہمارا فرض ہے۔ اسلامی احکام کی تعمیل ہم کسی حکومت کے ڈر یا اس کے تیار کردہ قانون کے دب کر نہیں کرتے۔ اور نہ ہم اس وقت تک ان پر عمل درآمد کرنا ملتوی کر سکتے ہیں۔ جب تک کہ حکومت کی طرف سے اس کے متعلق کوئی قانون یا حکم جاری نہ ہو جائے۔ اگر ہم اسلام کے ان بنیادی اصولوں پر عمل کرنا اپنا نصب العین بنا لیں۔ اور سختی سے ان کو اپنائیں تو اسلامی دستور اور اسلامی حکومت کی عملداری شروع ہو جاتی ہے۔ ملک کی فضا کو اسلامی اور اس کے ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے کسی بیرونی قانون کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم میں سے ہر فرد معروف اسلامی تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دے تو یہی چیز غیر محسوس طور پر متفقہ اور مشترکہ اسلامی دستور بن جائے گی۔ معروف اور بنیادی عقائد کے علاوہ اسلام کے بعض اور بھی اخلاقی اصول ہیں۔ جن کو ہر فرد اپنا سکتا ہے۔ اور اس کے لئے بھی کسی بیرونی حکم یا دستور کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم لوگ اس قدر مغرب زدہ اور اپنی تعلیم کی خوبیوں سے ناآشنا ہیں کہ ہم یا تو درحقیقت در پردہ اسلامی تعلیم کی برتری کے قائل ہی نہیں۔

ہماری ذہنیت اس قدر پست اور شکست خوردہ ہے۔ کہ ہم موجودہ رسم و رواج کو بدلنے کی کوشش ہی نہیں کرتے مثلاً اسلام نے بعض حالات میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت دی ہے لیکن ہم لوگ گزشتہ دنوں ہی اس [illegible] میں پڑ گئے۔ کہ گویا نعوذ باللہ اسلام کی یہ اجازت غیر ضروری اور بے حقیقت ہے۔ پردہ کی خوبیوں اور بے پردگی کی برائیوں سے ہم میں سے کون واقف نہیں۔ لیکن غیر اسلامی نظریہ سے ہم اس قدر مرعوب ہیں کہ ہم اس پر عمل کرنا رجعت پسندی خیال کرتے ہیں۔ شراب اسلام میں حرام ہے۔ لیکن مسلمان کہلانے والے اور اسلامی شریعت اور دستور کا مطالبہ کرنے والے خود اس کا استعمال ترک نہیں کرتے۔ ناچ گانے۔ سینما۔ تھیٹر میں شمولیت ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ معمولی مزدور بھی جو بمشکل دو روپیہ ڈیڑھ روپیہ روزانہ کماتا ہے۔ شام کو سینما ایسا ہی ضروری سمجھتا ہے۔ جیسا کہ مسلمان کے لئے نماز ہم لوگ رائج الوقت قانون اور قانونی عدالتوں کو مبہم کرتے رہتے ہیں لیکن دنگہ و فساد اور لڑائی جھگڑے برپا کرنے کی تحریک سے مدہوش ہو کر ہم مقدمہ بازی کرتے رہتے ہیں اور ہم سے اکثر اور علما کہلانے والوں کا بھی یہ حال ہے کہ صرف ملکی قانون سے متمتع ہونے کا ...

عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا اور جب دیکھا کہ شرعی قانون کی پابندی سے زیادہ فائدہ پہنچتا ہے کہہ دیا کہ ہم شریعت کے مطابق فیصلہ کروانا چاہتے ہیں۔ ہم مساوات کا ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں۔ لیکن ہم سے کتنے ہیں جو عورتوں کو ان کے جائز حقوق دیتے ہیں۔ اسلامی شریعت کی رو سے عورتیں ورثہ کی حقدار ہیں۔ لیکن اسلامی شریعت کا مطالبہ کرنے والے ہی اس معصوم اور بے زبان طبقہ کا حق غصب کر لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا حال ہاتھی کے دانتوں والا ہے۔ کھانے کے اور اور دکھانے کے اور۔ قصور ہمارا اپنا ہے اور سر حکومت کے دھو پتے ہیں۔ گورنمنٹ نے بھلا کب منع کیا ہے کہ ہم اپنے ایسے مقدمات کا جو قابل دخل اندازی پولیس نہ ہوں۔ خود اپنی ہی سوسائٹی میں فیصلہ نہ کروا لیا کریں۔ لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ نہ خود کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کی تنظیم ایسی ہے۔ جس کے پروگرام میں اسلامی اصول کو اپنانا۔ اور اسلامی ماحول پیدا کرنا ایک اہم شق ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے امام جماعت اپنے افراد کی اسی رنگ میں تربیت کر رہے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ دوسرے فرقے بھی اپنے ہاں سختی سے افراد کو اسلامی شریعت کی تعمیل کا پابند بنائیں۔ وہ ہمارے جماعتی نظام کو متوازی حکومت کے مترادف ثابت کرنے کے خیال میں الجھے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر اسلامی نظام کو قائم کرنا ہے۔ تو پھر ہر فرد اور ہر جماعت کا فرض ہے کہ وہ خود ایسا اقدام کرے کہ اسلامی نظام اور طرزِ زندگی کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے۔ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہے اور اگر ہم میں سے ہر فرد یہ عہد کرے کہ وہ اسلامی احکام اور شریعت پر عمل کرے گا۔ اور جن امور کو وہ دیانتداری سے صحیح اور درست سمجھتا ہے۔ ان پر کاربند رہیگا تو یہ تحریک اس قدر مضبوط اور وسیع ہو سکتی ہے۔ کہ یہ ہماری قومی اور اجتماعی زندگی میں داخل ہو سکتی ہے۔ اور غیر محسوس اور غیر معلوم طور پر اسلامی حکومت نہ صرف اپنے ملک بلکہ تمام عالم میں جاری ہو سکتی ہے۔۔

بحضور حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

اے ہمام و امام و آقائی — اے جگر گوشۂ مسیحائی
اے بشیر و زکیؔ و ناشرِ دیں — سایۂ لطفِ حق سراپائی
اے اولوالعزم اے مسیح النفس — دل پسندِ ہمہ۔ دل آرائی
اے شجاع و مطاع و مرشدِ قوم — ملجاءِ مومنین و ماوائی
اے علمدارِ ملّتِ بیضا — ساحتِ دین را بپیمائی
اے قبائے خلافتِ اسلام — برکشیدہ ببر بزیبائی
"پرسشِ یادگارِ مے بینم" — عمر بادت بمابسے پائی
سالکانِ عاشقِ خدا اور رسولؐ — از مئے حسن وعشق دریائی
سیر گشتند تشنگانِ ہدے — والہ و مستِ ذوق آلائی
کور چشماں زار از محروم مند — چوں ندیدند خُلق وسیمائی

دشمنِ مردِ صدق و اخلاص اند — اوفتادہ ازاں بہ ایذائی
توکہ بر منصبِ خلیفۂ حق — محکم و استوار و برجائی
صاحبِ عزم و مصلحِ موعود — اندریں دَورِ مردِ یکتائی
رہبرِ دیں مؤیدِ رحماں — کلمۃ اللہ و ہادیٔ ماقی
حق تعالےٰ عطا نمود ترا — علم و عرفان و عقل و دانائی
چوں بمغرب روی زبہرِ علاج — باد بہتر ہمہ مداوائی
شافیٔ حق ترا شفا بدہاد — پیکرِ نور باز بنمائی
"بسفر رفتنت مبارک باد" — "بسلامت روی و باز آئی"
ہاں گوئی معارفِ قرآں — فرحتِ جان و دل ہنجائی
آرزوئی خلوصِ دل دارم — کیں گذارشِ قبول فرمائی
خیر خواہِ تو ام صبح و مسا — بدعا از سرِ شکیبائی

بہر سیفی دعائی خیرے کن
اینکہ تو وارثِ مسیحائی

عید کے چاند سے خطاب

از قلم مرزا محمد سیف اللہ خانصاحب فاروق

اے مہِ چرخِ بریں ہے عید کا پیغام تو — ان کے حق میں جو ہیں مسلم دینِ حق کی آبرو
اُن کے حق میں جو ہیں قربانی سے تابندہ ہوئے — راہِ حق میں مر مٹے اوّل تو پھر زندہ ہوئے
اُن کے حق میں جن کا کرتے ہیں ملک بھی احترام — پا لیے جن کا منزلِ حُسنِ عمل پر تیز گام
اُن کے حق میں جن کا ہے سب قدسیوں تک اقتدار — جن کے آگے گردنیں خم کرتے ہیں گردوں وقار
اُن کے حق میں جو محاسن کے ہیں اک آئینہ دار — پیکرِ حسیں ہیں جن کے نور سے سرمایہ دار
اُن کے حق میں جو کہ ہیں سب نیکیوں کے حکمراں — جن کی زیرِ عاطفت پل کر ہوئی ہیں وہ جواں
اُن کے حق میں جو درشش پاتے ہیں جن انقلاب سے — جن کے دستِ فیض سے کھل جاتے ہیں رحمت باب

گر نہیں اوصاف یہ باطل پیام عید ہے
پھر تری کیا ہے؟ شامِ غم کی اک تمہید ہے

صلوٰۃ التسبیح

ایک خطبہ جمعہ میں خاکسار نے صلوٰۃ التسبیح کے ادا کرنے کے لئے دوستوں کو توجہ دلائی تھی خطبہ کا ذکر چونکہ الفضل میں مختصر طور پر کیا گیا تھا۔ اس لئے بعض دوستوں نے جن میں سے ایک بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ بھی ہیں۔ لکھا کہ صلوٰۃ التسبیح کے متعلق ایک نوٹ اخبار میں شائع ہونا چاہیئے۔ جس میں اس نماز کے ادا کرنے کے طریق پر روشنی ڈالی جائے۔ اس لئے ذیل میں اس نماز کی ادائیگی کا طریق لکھا جاتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں۔ اور آپ کو عطیہ نہ دوں؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ یا رسول اللہ ضرور فرمائیں آپ نے فرمایا۔ اے چچا آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھیں۔ جب قرأت ختم کر چکیں تو رکوع کے لئے جھکنے سے پہلے مندرجہ ذیل کلمات پندرہ بار پڑھیں۔

"اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ" پھر رکوع کریں۔ اور رکوع میں انہیں دس بار پڑھیں اور جب رکوع سے اٹھیں تو پھر دس بار ان کلمات کو دہرائیں۔ پھر سجدہ کریں اور سجدہ میں بھی یہ کلمات دس بار پڑھیں۔ جب سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس بار یہی کلمات دہرائیں۔ پھر سجدہ میں جائیں تو دس بار پڑھیں۔ جب سجدہ سے اٹھیں تو کھڑے ہونے سے پہلے دس بار یہی کلمات پڑھیں۔ گویا اس طرح ایک رکعت میں ان کلمات کو پچھتر دفعہ پڑھنا ہوگا۔ اور چار رکعتوں میں تین سو دفعہ۔

یہ تفصیل ذکر کرکے حضور نے فرمایا کہ اگر آپ کے گناہ ریت کے ایک تودہ کے مانند بھی ہوں گے تو اللہ تعالےٰ انہیں بخش دے گا۔

اس پر حضرت عباسؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسے نماز کو ہر روز کون پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو جمعہ میں ایکبار پڑھ لیں اور اگر ایسا بھی نہ کر سکیں تو مہینہ میں ایکبار پڑھ لیں۔ حضرت عباسؓ عرض کرتے رہے یہاں تک کہ حضور نے فرمایا اچھا سال میں ایکبار پڑھ لیں۔

درخواست دعا جن دوستوں کو اللہ تعالےٰ اس نماز کو ادا کرنے کی توفیق بخشے تو وہ خاکسار کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ خاکسار کو اپنا قرب عطا فرمائے اور روحانی اور مادی دونوں قسم کی ترقیات بخشے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین (جلال الدین شمس ربوہ)

حکیم فضل حق خان صاحب بٹالوی مرحوم

(از مکرم ظفر الحق خان صاحب بی۔ ایس۔ سی آنرز)

میرے بڑے بھائی صاحب مکرمی حکیم فضل حق خان صاحب بٹالوی کا انتقال مورخہ ۲۳ جولائی ۵۵ء کو بمقام لاہور ہوا۔ اور اسی شام آپ ربوہ مطابق وصیت دفن ہوئے آپ کی پیدائش ۱۸۸۱ء میں ہوئی تھی۔ اور تاریخ پیدائش تقریباً ۸ ار جون ۱۸۸۱ء تھی۔ اس حساب سے آپ نے ۷۴ سال کی عمر پائی۔ ہمارے والد صاحب شیخ نور احمد خان ذکا بٹالہ کے رہنے والے تھے۔ اور شہر کے بڑے رئیس اور زمیندار تھے۔

ہمارے دادا صاحب شیخ صوبا صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست ڈیرہ غازیخاں میں سال ۱۸۷۲ء میں تھے؛ اور اس ضلع کا پہلا بندوبست اس وقت بھی شیخ صوبا کے بندوبست کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت صاحب کی اس زمانہ میں خط و کتابت تھی۔ اور وہ خط جو بہت چھوٹے سائز کے ہوتے تھے۔ حضرت صاحب کے لکھے ہوئے میں نے خود دیکھے اور پڑھے ہیں۔ وہ اس زمانہ کے تھے، کہ جب آپ "براہین احمدیہ" تصنیف فرما رہے تھے۔ اور اس کی اشاعت کے سلسلہ میں ہمارے دادا صاحب مرحوم نے مبلغ پچاس روپیہ اس زمانہ میں اشاعت کی مدد کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں روانہ کئے تھے، حضرت صاحب کی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں یہ ذکر ہے۔ کہ میرے والد صاحب مرحوم شیخ نور احمد خاں ذکا اور میرے بھائی صاحب مرحوم نے اس جلسہ میں جو کہ اغلباً ۱۸۹۱ء میں ہوا تھا، شرکت فرمائی تھی، چنانچہ اس کے بعد بھی میرے بزرگوار قادیان آتے جاتے رہے۔ اور شروع ہی سے حضرت صاحب کے ساتھ عقیدتمندی تھی۔

چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جائیداد از قسم زرعی کافی تھی۔ اس لئے نہ تو میرے والد صاحب مرحوم اور میرے بڑے بھائی صاحب کو ذریعہ معاش کے لئے کوئی ملازمت نہ کرنی پڑی تھی۔ بٹالہ شہر کی نہایت قیمتی اراضی کے علاوہ جو کہ شہر کی فصیل کے ساتھ ملحقہ تھی، ہمیں ریاست بہاولپور کی طرف سے چار صد مربعہ جات بعض شرائط پر ملے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے چالیس مربعہ جات کے حقوق ملکیت مل گئے تھے۔ ہمارے والد صاحب مرحوم کی وفات مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۷ء میں ہوئی۔

برادرم حکیم فضل حق خان صاحب نے میری پرورش اور تعلیم اور سارے خاندان کی ذمہ واریاں اپنے اوپر سنبھال لیں۔ اس لئے آپ میرے سب سے بڑے محسن تھے۔ اور مجھ سے کمال درجہ شفقت کرتے تھے۔

خلقِ خدا کو فیض پہنچانے کے لئے علم طب میں بہت بلند پایہ کی استعداد حاصل کی۔ اور کئی ہزار بلکہ لاکھوں مریض اللہ تعالےٰ نے آپ کے ہاتھ سے شفایاب کئے۔ اور یہ مریض بلند پایہ کے لوگ تھے۔ اور ہر قوم کے تھے جن کے تعزیت کے خط مجھے برابر آرہے ہیں۔ دوا کی نسبت آپ دعاؤں کے زیادہ قائل تھے۔ اور اپنے مریضوں کے لئے اللہ تعالےٰ سے بڑی گریہ وزاری سے دعا کرتے تھے۔ اور یہی باعث تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ ہمارے سارے خاندان کی احمدیت سے وابستگی کا باعث آپ کی ذات تھی۔

اللہ تعالےٰ نے آپ کو نہایت نیک فطرت عطا کی ہوئی تھی۔ اور ہمیشہ یہی کوشش تھی۔ کہ ہر ایک سے بھلائی ہو سکے۔ اور ہم سب کو بھی یہی نصیحت ہوتی تھی۔ اپنے رشتہ داروں سے بھی بہت حسن و سلوک کرتے تھے۔ لاہور میں آپ نے تقسیم ملک کے بعد اپنی رہائش اپنے صاحبزادے مسٹر افتخار الحق خان ایم۔ اے بیرسٹر لاء ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ ۵ مزنگ روڈ رکھی تھی، وہیں آپ کو بیماری کا حملہ مورخہ ۲۶/۶/۵۵ کو ہوا۔ آپ کو مزید علاج کے لئے پرائیویٹ وارڈ میو ہسپتال لاہور میں جلدی ہی داخل کرا دیا گیا تھا، مگر باوجود بہترین علاج کے اللہ تعالےٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ کہ وہ ہمارے ساتھ اور رہتے۔ ہم سب کے لئے اپنی زندگی میں وہ خود اور اپنے کردار سے مشعلِ راہ تھے۔ ہم اپنے کو ان کی دعاؤں اور شفقت سے اب محروم پاتے ہیں۔

آپ کی وفات پر بعض معزز ہندو صاحبان کی طرف سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ان سب دوستوں کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے عزیز دل کو صبر جمیل کی توفیق دیوے۔ اور ان کے درجات بلند کرے۔ اور اپنی رحمت میں ان کو جگہ دیوے۔ آمین۔

ڈسٹرکٹ جج لائل پور کا فیصلہ

کہ احمدی مسلمان ہیں۔ دفتر الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے بحساب ۳۵ روپے فی ہزار اور چار روپے سینکڑہ کے حساب سے طلب فرمائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

خدمتِ خلق کے سلسلے میں خدام الاحمدیہ لائلپور کی قابل قدر مساعی

مختلف علاقوں میں غرباء کے منہدم مکانات کی مرمت کی گئی

لائل پور میں بارش زدہ غرباء کی خدمت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور جو قابل تعریف مساعی کر رہی ہے۔ اس کی مختصر رپورٹ "نوائے وقت" کے حوالہ سے کل کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اب مجلس ہذا کے شعبہ خدمت خلق کے ناظم عبد الرحمٰن صاحب نے اپنی مساعی کی تفصیلی رپورٹ ارسال کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۲۲ جولائی کو خدام کے چھ وفود نے شہر کے مختلف حصوں کا جائزہ لیا۔ ان کی رپورٹ پر باقاعدہ پروگرام کے تحت کام شروع کیا گیا۔

مورخہ ۲۳/۷/۵۵ کو لیبر کالونی میں ہمارا ایک وفد پہنچا۔ جو دس خدام اور دو معماروں پر مشتمل تھا۔ بہت سے لوگوں نے خدام کی مساعی کو سراہا۔ مندرجہ ذیل اصحاب کے مکانات کی چھتیں خستہ تھیں۔ ان کی لپائی خدام نے کی:۔

(۱) طالب حسین صاحب (۲) عاشق حسین صاحب۔

ایک غریب عورت مسماۃ کرم بی بی زوجہ افضل دین صاحب کے مکان کے بیرونی حصہ کی دیوار گر گئی تھی۔ جس کی وجہ سے مکان کی چھت بھی گر گئی۔ ان کی درخواست پر ہماری پارٹی نے دیوار بنائی۔ اور چھت ڈال دی گئی۔

مورخہ ۲۴/۷/۵۵ کو خدمت خلق خدام الاحمدیہ شہر لائل پور کی طرف سے ۱۴ افراد پر مشتمل منہدم شدہ مکانات کی مرمت کرنے والی پارٹی اسلام آباد اور مائی کی جھگی میں پہنچی۔ اسلام آباد کے گرے ہوئے مکانات چونکہ ایسے لوگوں کی ملکیت تھے۔ جو خود مرمت کا کام کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے شکریہ کے ساتھ دوسرے غرباء کی مدد کرنے کے لئے کہا۔ مائی کی جھگی میں ایک غریب بیوہ عورت مسماۃ کرم بی بی اہلیہ خوشی محمد مرحوم کے مکان کی چھت پر خدام نے مٹی ڈالی۔ اور اس کے مکان کا دروازہ ایک دیوار سے اکھاڑ کر دوسری دیوار میں لگایا گیا، دروازے کے اوپر لکڑی بھی خدام نے اپنی گرہ سے خرید کر ڈالی۔ بارش کے پانی سے بچاؤ کی خاطر اس کے مکان کے آگے خدام نے مٹی کا تھڑا بنایا۔ اور اسے کچی اینٹوں کی چار فٹ اونچی دیوار بنا کر محفوظ کر دیا گیا۔

ایک غریب آدمی غلام محمد ولد مہر الدین قوم اعوان کے رہائشی کمرہ کی چھت نہایت خستہ حالت میں پائی گئی۔ جو جگہ جگہ سے مٹی نہ ہونے کی وجہ سے بارش کے پانی کو نہ روک سکی۔ اور کمرہ بارش کے پانی سے بھر گیا۔ خدام نے اس کمرہ کی چھت پر مٹی ڈال کر اس کو ٹھیک کر دیا۔ نیز اس کی ایک چھوٹی پختہ دیوار بھی مکان کے سامنے تیار کی گئی۔ خدام الاحمدیہ لائل پور کے شعبہ خدمت خلق نے اعلان کیا ہے کہ وہ اطلاع ملنے پر ہر غریب کی ہر ممکن خدمت اور مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔

(عبد الرحمٰن منتظم شعبہ خدمت خلق خدام الاحمدیہ لائل پور)

خاص انعام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تالیف "نبیوں کا سردار" کا امتحان ہو رہا ہے۔ اس امتحان میں اول اور دوم رہنے والی ممبرات کے لئے الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے خاص انعام مقرر کیا ہے۔ جس کا الفضل میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔

"نبیوں کا سردار" قیمت مجلد دو روپے پانچ آنے غیر مجلد دو روپے۔

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا محمد شفیع عرصہ آٹھ نو دن سے گم ہو گیا ہے۔ وہ ضلع سرگودھا بمقام خاص سرگودھا میں ایک قلعی گر کے پاس کچھ کام سیکھتا تھا۔ اور وہ وہاں سے بھاگ گیا ہے۔ اگر کسی کو پتہ لگے۔ تو اطلاع دیں۔ لڑکے کا حلیہ حسب ذیل ہے:۔

نام محمد شفیع ولد بوٹا چوکیدار عمر بارہ چودہ سال۔ سامنے کے دو دانت ذرا لمبے اور چوڑے ہیں۔ قمیص کورے لٹھے کی۔ اور دھوتی ہے۔ پاؤں میں جوتی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں:۔

(بوٹا چوکیدار بمقام دولت پور تحصیل و ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ روزنامہ الفضل روزانہ خود خرید کر پڑھے۔

تحریک جدید اور تبلیغ اسلام

لنڈن میں اسلام کی ایک نہایت اہم اور عظیم الشان پہلی کانفرنس

فرمایا:-

(۱) "ہماری نیت اس روپیہ سے ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں شامل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ مرکزی تبلیغی فنڈ پہ خرچ ہوگا۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا یقیناً یقیناً اللہ تعالےٰ ان سب کو قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ یہ اتنے بڑے فخر کی بات ہے۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیں تو ان کو ان کی قربانیاں حقیر نظر آنے لگیں۔"

(۲) یہی ہے "تحریک جدید کا تبلیغی فنڈ" جس سے تبلیغ اسلام ہو رہی ہے اور آپ وہ ہیں جو تحریک جدید کے پہلے دن سے اس فنڈ کے مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں قربانیاں کرتے آرہے ہیں۔

(۳) اور آپ وہ ہیں جن کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ایک کتاب میں شائع فرمانے کا ارشاد فرما چکے ہیں۔ آپ کی ان قربانیوں کی یہ قدر دانی باعث صد شکر یہ و احسان ہے۔ لیکن اگر آپ سے انیس سال میں سے کچھ کوتاہی ہوگئی ہے تو اسے پورا کرلیں تا آپ کا نام درج فہرست رہے۔ آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ تازہ بتازہ ارشاد بھی یاد رہے۔ فرمایا:-

(۴) "حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد کل پہلی مرتبہ دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے لنڈن میں ایک نہایت اہم اور عظیم الشان کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ کانفرنس میں امریکہ۔ مغرب الہند۔ افریقہ اور یورپ کے قریباً تمام اہم ممالک میں متعین احمدی مبلغین شامل ہوں گے۔ چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی اس کانفرنس میں شامل ہو رہے ہیں۔ دوست کانفرنس کی نمایاں کامیابی اور اس کے وسیع ترین کامیاب نتائج کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور درد دل سے دعا فرمائیں۔"

(۵) اس اہم اور عظیم الشان کانفرنس کے پیش نظر تحریک جدید کے دور اوّل کے السابقون الاوّلون اور دفتر دوم کے نونہالان جماعت کو نہ صرف سال رواں کے وعدے پورے ادا کرنا ہیں۔ بلکہ اضافہ کرکے ادا کریں۔ اور سابقون والے اپنا انیس سالہ بقایا بھی (اگر ہو) تو جلد ادا کر دیں۔ تا ان کا نام فہرست سے کٹ نہ جائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ضروری تصحیح! الفضل مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۵۵ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایف اے اور ایف۔ ایس سی کے جو نتائج شائع ہوئے ہیں ان میں رول نمبر ۲۰۹۰ کے تحت نذیر احمد بٹ کا نام کامیاب طلباء میں شائع ہوا ہے۔ دراصل یہ رول نمبر ۳۲۶۹ ہے۔ اور اس کا صحیح نام ناصر احمد مبشی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری ہدایت

برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ بارشیں کافی ہو رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے مکانات خصوصاً کچے مکانات گر رہے ہیں۔ غریب طبقہ اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ فوری طور پہ خود مکان بنا سکے خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامات پہ اس امر کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔ جہاں کہیں اس قسم کے حادثے ہوں وہاں فوری طور پہ منظم امداد پہنچائیں۔ مقامی حکام سے رابطہ پیدا کرکے غرباء کی مدد کریں۔ — گذشتہ سیلاب کے ایام میں خدام الاحمدیہ نے متعدد مقامات پہ اس قسم کی مدد کی تھی۔ ابھی سے انہیں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور اس بارہ میں اپنے پروگرام بنا لینے چاہئیں تا وقت پہ سہولت سے کام ہو سکے۔

جن مقامات کے نزدیک دریا بہتے ہیں یا جو سیلاب کے وقت اس کی زد میں آسکتے ہیں وہاں کے خدام کو خاص طور پہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

ان حادثات کی زد میں جو لوگ بھی آتے ہیں ان سب کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس قسم کے حالات پیش آنے پہ فوری طور پہ امدادی کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور مرکز کو فوری اور صحیح اطلاع دینی چاہیئے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانات دار القضاء

(۱) صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مرزا احمد بیگ صاحب کو وکیل قاضی برائے سہ سالہ ضلع منٹگمری کے لئے منظور فرمایا ہے۔ متعلقین مطلع رہیں۔

(۲) صدر انجمن احمدیہ نے احباب ذیل کو برائے سہ سال وکیل قاضی کورٹ منظور فرمایا ہے متعلقین مطلع رہیں۔ (۱) سید باقر حسین شاہ صاحب (۲) عبدالکریم صاحب (۳) شیخ عبدالکریم صاحب۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

داخلہ بیٹری ٹریننگ کلاس

یونین سازی کی یہ ٹریننگ کلاس گورنمنٹ سنٹرل بیٹری ایجنسی شاہدرہ سے ملحق ہے داخلہ کے لئے درخواستیں بنام Superintendent Government Central Battery Agency Shahdara

۱۳ جولائی ۱۹۵۵ء تک ضروری ہیں۔ شرائط:- غیر کمہار امیدوار میٹرک پور سائنس والے کو ترجیح خاندانی کمہار کے لئے صرف یہ ضروری ہے کہ اس بارے میں تحصیلدار کی تصدیق پیش کرے۔ بیس بیس ماہوار کے دو وظائف غیر کمہار امیدواران کے لئے اور پندرہ روپے ماہوار کا ایک وظیفہ خاندانی کمہار کے لئے مخصوص ہے (سول لاہور ۲۴/۵۵) ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) مکرم مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ کے فرزند بشارت احمد صاحب ربوہ میں کافی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(۲) میرے بڑے بھائی خلیل احمد پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ نیز میرا چھوٹا بھائی چونکہ دماغی نقص کی وجہ سے لاہور ہسپتال میں داخل ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(۳) میرے والد صاحب ملک عزیز احمد صاحب گذشتہ تین چار ماہ سے بعارضہ پیچش اور اختلاج قلب صاحب فراش ہیں۔ ان کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (ملک رشید احمد رتن باغ لاہور)

(۴) میرے والد بزرگوار شیخ رفیع الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بہت عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور دل کے دورے بھی کبھی کبھی پڑتے ہیں۔ تمام احباب اور درویشان قادیان سے خاص طور پر درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والد محترم کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

کلیم الدین احمد ۱۵۲۵/ رنچھوڑ لائنز کراچی

مراکش میں مظاہرین پر فرانسیسی فوج کی فائرنگ متعدد اشخاص ہلاک و زخمی

میکینز ۲۵ جولائی۔ فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل مسٹر گرینڈوال کی آمد کے موقع پر سینکڑوں مراکشی باشندوں نے سلطان سدی محمد بن یوسف کی واپسی کے حق میں مظاہرے کئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانسیسی پولیس نے مظاہرین پر فائرنگ کی۔ ایجنسی فرانسیسی پریس نے اطلاع دی ہے کہ فائرنگ سے متعدد افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ شہر میں ریذیڈنٹ جنرل کے راستے کی حفاظت سینکڑوں دستے کر رہے تھے۔ رائٹر کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ صنعتی مرکز میں جب مراکش کے نئے فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل موسیو گرینڈوال پہنچے۔ تو فساد ہو جانے کی وجہ سے متعدد مراکشی باشندے یا تو ہلاک ہو گئے اور یا شدید زخمی ہوئے۔

دس روز قبل کیسابلانکا میں ان کے چار روزہ دورے کے دوران ۶۰ سے زیادہ اشخاص فسادات میں مارے گئے تھے۔ اور گذشتہ ہفتے جب وہ آراکیش کے دورے پر گئے۔ تو وہاں بھی دس مراکشی ہلاک ہو گئے تھے۔ میکینز فرانسیسی مراکش کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ آج یہاں پولیس نے ۳۵ مظاہرین پر فائرنگ کی۔ جو کہ وہ حلقہ توڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جہاں کہ ریذیڈنٹ جنرل کھڑے تھے۔ اراکیش کے مظاہرین کی طرح وہ بھی سدی سلطان محمد بن یوسف کی واپسی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جن کو اگست ۱۹۵۳ء میں فرانسیسی حکام نے معزول کر کے انہیں جلاوطن کر دیا تھا۔

اس شہر کے ایک لاکھ ۶۰ ہزار مراکشی باشندوں میں سے کئی ہزار نوجوان مراکشی پولیس بریگیڈ کے پیچھے قطاریں بنائے کھڑے مراکشی جھنڈے ہلا رہے تھے۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ فائرنگ سے چھ مراکشی ہلاک ہوئے ہیں۔ سٹار نیوز ایجنسی نے پیرس سے اطلاع دی ہے۔ کہ جنیوا سے واپسی کے بعد فرانس کے وزیر اعظم موسیو فور کو جس اولین حل طلب مسئلہ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ مراکش کے مستقبل سے متعلق ہے۔

جنیوا کانفرنس کی کامیابی پر اخبارات کے تبصرے

لندن ۲۶ جولائی۔ مقامی اخبارات نے جنیوا کانفرنس پر تبصرے کرتے ہوئے لکھا ہے۔ یہ امر پوری طرح واضح ہو چکا ہے۔ کہ دونوں فریقوں نے تیسری عالمی جنگ کے امکانات کی مکمل طور پر نفی کر دی ہے۔ اور غالباً چوٹی کے مذاکرات کا یہ اہم ترین نقطہ ہے۔

"نیوز آف دی ورلڈ" رقمطراز ہے کہ جو لوگ جنیوا کے مقام پر جمع ہوئے تھے۔ ان کے زیر نگیں ایسی طاقتیں ہیں۔ جو دنیا بھر کو تباہ کر سکتی ہیں۔ مگر وہ یہاں ان کروڑوں باشندوں کی خواہشات کو پورا کرنے کی غرض سے جمع ہوئے تھے۔ جن کی وہ نمائندگی کرتے ہیں۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے۔ کہ اس تمام جدوجہد کی محرک ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ جس کا نام ہائیڈروجن بم ہے۔ اور اگر ہم سب کے سب دیوانے اور مخبوط الحواس نہیں ہیں۔ تو اس بم نے جنگ کے متعلق سوچنا بھی ناممکن بنا دیا ہے۔

"سنڈے آبزرور" کی رائے میں مغربی طاقتوں کو یہ سبق سیکھ لینا چاہیئے۔ کہ اسلحہ بندی کی دوڑ کو ختم کر کے فوجی مصالحت کی بابت روس کی خواہشات ان کی ایسی امنگوں سے پوری طرح وابستہ ہیں۔ کہ وہ یورپ کی موجودہ تقسیم کو بھی تسلیم کرالیں۔ اور کشیدگی کو دور کرنے میں جو کارروائی بھی ممد ثابت ہوگی۔ انہیں امید ہے۔ وہ یورپ کے ان علاقوں پر ان کے تصرف کو قائم رکھنے میں بھی مدد دیگی۔ جو ان کے پاس ہیں۔

افغانستان میں چائے کی شدید قلت

پشاور ۲۶ جولائی۔ افغانستان میں چائے کی شدید قلت پائی جاتی ہے۔ وہ لوگ جو روزانہ کئی بار سبز چائے استعمال کرنے کے عادی تھے۔ انہیں کچھ عرصہ سے چائے میسر نہیں آ رہی۔ اور جہاں کہیں میسر آتی ہے۔ وہاں اسے چوربازاری کے نرخ پر فروخت کیا جاتا ہے۔

چیف سکرٹریوں کی کانفرنس

کراچی ۲۶ جولائی۔ پاکستان کے مختلف صوبوں کے چیف سکرٹریوں کی ایک کانفرنس یہاں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مرکزی کابینہ کے سیکرٹری عزیز احمد نے کی۔ اس کانفرنس میں مغربی پاکستان کے نامزد چیف سکرٹری ایم۔ ایچ فارقی نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کا اجلاس آج بھی جاری ہے۔

یونان میں ایٹم برائے امن کی نمائش
۲ اگست کو شروع ہوگی

ایتھنز ۲۶ جولائی۔ امریکہ کی ایٹم برائے امن کی نمائش جو ایشیا اور یورپ کا دورہ کر رہی ہے ۲ اگست کو یہاں شروع ہوگی۔ اور ۱۲ اگست تک جاری رہے گی۔ اس نمائش کے انعقاد کا اہتمام ایتھنز کی ہیلنک ایٹمی توانائی کمیٹی اور امریکہ کے شعبہ اطلاعات نے مشترک طور پر کیا ہے۔ اور وہ شاہ پال کی زیر سرپرستی منعقد ہوگی۔

ظلم سے ہاتھ نہ کھینچا گیا تو شمالی افریقہ دوسرا ہند چینی بن جائیگا
عرب ممالک کا امریکہ کو انتباہ

واشنگٹن ۲۷ جولائی۔ آٹھ عرب حکومتوں نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر الجزائر اور مراکش میں فرانسیسیوں نے ظلم و ستم بند نہ کیا تو شمالی افریقہ دوسرا ہند چینی بن جائے گا۔ اس میں اور ہند چینی میں صرف یہ فرق ہوگا کہ شمالی افریقہ کی تحریک ہند چینی کی تحریک آزادی سے بھی زیادہ طاقتور ہوگی۔ عرب حکومتوں کی طرف سے یہ مراسلہ امریکہ کے قائمقام وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ ہوور کو سعودی سفیر فرید زین الدین نے دیا تھا۔

امریکی وزیر خارجہ کو مراسلہ دینے کے بعد سعودی سفیر نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آٹھ عرب ملکوں نے انہیں امریکی وزیر خارجہ کو شمالی افریقہ کے متعلق عرب نظریہ سے آگاہ کرنے کا اختیار دیا ہے۔ مسٹر فرید زین الدین نے شمالی افریقہ میں کشیدگی کم کرنے کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں وہ یہ کہ فرانس عرب حریت پسندوں کے خلاف ہر قسم کی کارروائی بند کر دے کہ الجزائر اور مراکش کی صورت حال کے متعلق فرانس سلطان محمد پنجم اور دوسرے عرب لیڈروں سے مذاکرات کرے جنہیں فرانس نے حریت پسندی کے جرم میں نظر بند کر رکھا ہے سیاسی نظر بندوں کو رہا کیا جائے۔

قائمقام امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ ہوور نے ان تجاویز کو ہمدردی سے سنا لیکن کوئی وعدہ نہیں کیا۔

سعودی سفیر نے کہا کہ عرب ملکوں کی پالیسی بنڈونگ کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق ہے اور پالیسی کے سابق افریقی ایشیائی گروپ کے ملکوں نے الجزائر اور مراکش کے مسائل کو اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ڈیڑھ لاکھ حاجی جدہ پہنچ گئے

جدہ ۲۷ جولائی۔ پاکستان کے تین سمندری جہاز حاجیوں کو لے کر جدہ پہنچ گئے ہیں۔

حاجیوں کا جہاز محمدی ۱۴۵۰ حاجیوں کو لے کر ۲۱ جولائی کو جدہ پہنچا۔ زائرین کا دوسرا جہاز جہانگیر ۲۲ جولائی کو۔ اور تیسرا جہاز رضوانی ۲۳ جولائی کو یہاں پہنچا۔ جہانگیر میں ۸۵۰ اور رضوانی میں ۱۳۳۳ عازمین حج سوار تھے۔ بسفینہ عرب ۲۶۲۶ حاجیوں کو لے کر جدہ پہنچ گیا۔

اس وقت تک کل ڈیڑھ لاکھ حاجی جدہ پہنچ چکے ہیں۔

سرحد اور قبائلی علاقوں کے مزید سیاسی رہنماؤں کی طرف سے ایک یونٹ کی حمایت کا اعلان

مری ۲۷ جولائی۔ مغربی پاکستان کے نامزد گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی کو ضلع بنوں کے سیاسی رہنماؤں، ملکوں اور بلدیہ کے کمشنروں اور بار ایسوسی ایشن کی طرف سے وحدت مغربی پاکستان کی حمایت کے سلسلہ میں متعدد پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ڈوشہرہ بلدیہ کے اراکین کی طرف سے بھی اسی قسم کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ مالاکنڈ ایجنسی کے قبائلیوں نے تھانا کوٹ اور پانت خیلہ کے دو بہت بڑے جلسوں میں وحدت مغربی پاکستان کی حمایت کی ہے ان اجلاس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وحدت مغربی پاکستان کی جلد از جلد تشکیل کی جائے۔

سرحد کابینہ کے وزیر ایم۔ آر کیانی نے پشاور ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ وحدت مغربی پاکستان کو تاریخ پاکستان کا ایک اہم باب قرار دیا ہے۔

نئی دہلی میں پرتگالی سفارت خانہ بند کر دیا جائے گا

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ بھارتی لوک سبھا میں پنڈت نہرو نے اعلان کیا کہ آئندہ ماہ نئی دہلی کا پرتگالی سفارت خانہ بند کر دیا جائے گا۔ دوسری سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے پارلیمنٹ میں مطالبہ کیا کہ بھارت کی پرتگالی بستیوں کو آزاد کر دیا جائے۔

بھارتی مظاہرین نے جو جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے گوا کی سرحد کی طرف مارچ کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی حکومت نے پرتگال کو سخت احتجاجی مراسلہ روانہ کیا ہے۔

پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں کہا کہ مجھے پوری امید ہے کہ پرتگال اپنی موجودہ پالیسی پر از سر نو غور کرے گا۔ اور گفت و شنید سے متعلق ہماری تجویز کا خاطر خواہ جواب دے گا۔

سرخپوش تحریک کو دوبارہ منظم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی (سکندر مرزا)

پشاور ۲۷ جولائی۔ وزیر داخلہ پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان صوبہ سرحد میں سرخپوش تحریک کو پھر سے شروع کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ یہ تحریک نہ صرف سرحد کی حکومت کے امن وقانون کے لئے خطرہ ہے۔ بلکہ مستقبل میں پاکستان کے لئے بھی خطرہ بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس تحریک کی دوبارہ تنظیم کی آزادی دے دی گئی۔ تو یہ پاکستان کی نیاد ہی تباہ کر دے گی۔ لہذا حکومت قطعاً یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ صوبہ سرحد میں سرخپوش تحریک پھر سے شروع کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ حکومت نے خان عبد الغفار خاں کو رہا کرنے کے بعد اور ان کی نقل وحرکت سے پابندی اٹھا کر انہیں اس بات کا موقع دیا ہے۔ کہ وہ دنیا پر ثابت کر دیں۔ کہ وہ ایک سچے پاکستانی ہیں۔ لیکن حکومت نے ان سے جو امیدیں وابستہ کی تھیں۔ وہ غلط ثابت ہوئیں۔

آسام بھارت سے منقطع ہوگیا

شیلانگ ۲۷ جولائی۔ دریائے برہم پتر اور اس کے معاونوں میں زبردست سیلاب آنے کی وجہ سے آسام کا صوبہ بھارت سے منقطع ہوگیا ہے۔ ریلوے لائن میں تین جگہوں پر بڑے بڑے شگاف پڑ چکے ہیں۔ اور آج صبح ٹیلیفون کا سلسلہ بھی منقطع ہوگیا ہے۔ ڈبرو گڑھ کے قریب سیلاب کا پانی آہستہ آہستہ چڑھ رہا ہے۔

ہائی کورٹ نے عبد الستار نیازی کو رہا کرنے کا حکم دے دیا

لاہور ۲۷ جولائی۔ لاہور ہائی کورٹ کی ایک فل بنچ نے اپنے متفقہ فیصلے میں عبد الستار خاں نیازی کی رہائی کا حکم دیا ہے۔ انہیں اسی ماہ کی آٹھ تاریخ کو بنگال کرائمز ریگولیشنز کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ اس وقت آپ منٹگمری جیل میں ہیں۔

پاکستان میں ڈپٹی گورنر جنرل مقرر کرنے کی خبر غلط ہے

کراچی ۲۶ جولائی۔ یہاں معتبر ذرائع نے اس خبر کی تردید کی۔ کہ پاکستان میں ڈپٹی گورنر جنرل کے تقرر کی تجویز ہے۔ یہ خبر بھارت کے اخبارات میں چھپی تھی۔ اور یہاں کے اخباروں نے بھی اسے شائع کیا تھا۔ سرکاری ذرائع نے یہاں اس خبر کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔

---

۴ کروڑ متحد ہو کر ایک یونٹ کے منصوبہ کی حمایت کریں۔ تاکہ یہ علاقہ بہت جلد ترقی وخوشحالی کے منازل طے کر سکے۔

بارش اور سیلاب کی وجہ سے تحصیل خوشاب کے ۷۳ دیہات تباہ ہوگئے

خوشاب ۲۷ جولائی۔ کوہ سلیمان کی پہاڑیوں میں موسلادھار بارش کی وجہ سے خوشاب کے علاقہ میں فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ خاص کر کپاس کی فصل بہت حد تک ضائع ہو گئی ہے۔ اس علاقہ میں ۷۳ دیہات کے کچے مکانات بالکل منہدم ہو چکے ہیں۔ خوشاب کے قریب سے گذرنے والی ایک نہر کئی جگہوں سے ٹوٹ چکی ہے۔ سکیسر کے علاقہ میں ابھی تک کافی پانی کھڑا ہے۔ لوگ گھروں کو چھوڑ کر اپنے مویشیوں اور مال اسباب لے کر اونچے ٹیلوں پر مقیم ہیں۔ انہیں خوراک اور دوائیاں مہیا کی جارہی ہیں۔ اس سیلاب کی وجہ سے اب تک سات افراد اپنی جانیں تلف کر چکے ہیں۔ سرگودھا کے حکام نے سیلاب کی روک تھام کے لئے تدابیر اختیار کر لی ہیں۔

ایک یونٹ ملک کے پسماندہ علاقوں کے لئے مفید ثابت ہوگا (سردار بہادر خاں)

مردان ۲۷ جولائی۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار بہادر خاں نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ وحدت کے مجوزہ منصوبہ سے مغربی پاکستان کے پسماندہ علاقوں خاصکر سرحد اور بلوچستان کو اقتصادی اور مالی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچیگا۔ ایک یونٹ میں سرحد کا مستقبل بہت درخشاں رہے گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر وحدت مغربی پاکستان میں صوبہ کو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ تو وہ وزارت اعلیٰ کے عہدے سے استعفے دے دیں گے۔ لہذا اس علاقے کے عوام سے ان کا مطالبہ بجا ہے۔ ح

سکھوں کو نظر انداز کرنے سے بالآخر بھارت کو نقصان پہنچے گا

مانچسٹر ۲۷ جولائی۔ برطانیہ کے ایک مشہور روزنامہ مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے کہ مشرقی پنجاب کی سرحدوں کی از سر نو ترتیب کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ مشرقی پنجاب کے سکھوں کا مطالبہ ہے کہ اس صوبہ کے اس علاقہ کو جس میں زیادہ لوگ ہندی بولتے ہیں مشرقی پنجاب سے علیحدہ کر دیا جائے اور مشرقی ۔ ۔ اور مشرقی پنجاب کے باہر ایسے علاقوں جہاں پنجابی بولی جاتی ہے اس صوبہ میں مدغم کر دیا جائے۔ اس مطالبہ کا مطلب یہ نہیں لیا جاسکتا کہ سکھ ایک آزاد ریاست چاہتے ہیں۔

سکھوں کے مطالبہ پر بھارتی حکومت غور نہیں کر رہی ہے۔ وہ اسے ایک معمولی مطالبہ سمجھتی ہے اور یہ اس کی ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں اسی غلط فہمی کی بنا پر ذہنی قتل وغارت ہوئی۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ سکھ بھارت کی سرحد پر آباد ہیں۔ اور ان کے ساتھ معاندانہ رویہ سے بھارت کو نقصان پہنچے گا۔

تعطیلات کے دوران دکانیں کھلی رہیں گی

لاہور ۲۷ جولائی۔ حکومت پنجاب نے کل ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے کہ صوبے کی تمام دکانوں اور تجارتی اداروں پر ۲۷ جولائی سے ۲ اگست تک اور ۱۴ اگست کو بند کرنے کی پابندی عاید نہیں ہوگی۔ اور اس دوران میں ان دکانوں اور اداروں پر کام کرنے والے ملازمین سے اگر ان کی رخصت کے دن کام لیا جائے تو انہیں اس دن کے لئے دگنی تنخواہ دی جائے۔

محترمہ فاطمہ جناح کی طرف سے آزاد کشمیر کو مزید ایک لاکھ ستر ہزار روپے کا عطیہ

دھیرکوٹ ۲۷ جولائی۔ محترمہ فاطمہ جناح نے حکومت آزاد کشمیر کو ریاست کے باشندوں کی سماجی بہبود اور ترقی کے لئے ایک لاکھ ستر ہزار روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔

محترمہ فاطمہ جناح نے یہ روپے اس رقم میں سے دینے کا فیصلہ کیا ہے جو انہوں نے کچھ عرصہ پیشتر "کشمیر فنڈ" کے تحت جمع کی تھی۔ انہوں نے یہ اعلان یہاں ایک جلسہ عام میں کیا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ انہوں نے مظفر آباد میں اتوار کو اتنی ہی رقم (ایک لاکھ ستر ہزار) دینے کا اعلان کیا تھا۔

۲ اگست کو گوشت کا ناغہ نہیں ہوگا

لاہور ۲۷ جولائی۔ حکومت پنجاب نے عید الاضحیٰ کے سلسلہ میں ۲ اگست (بروز منگل) کو مویشی ذبح کرنے اور گوشت فروخت کرنے کی عام اجازت دیدی ہے۔